صلی اللہ علی حبیبہٖ سیدنا محمدٍ وآلہٖ وسلم

ایک ملاقات کا احوال

نباضِ قوم مولانا ابوداؤد محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ

کی

فقیہ العصر بقیۃ السلف زین الخلف

قبلہ مفتی حضرت محمد امین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے ساتھ

المدینہ لائبریری

فقیہ عصر حضرت مفتی محمد امین دامت برکاتہم اور
حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان ایک ملاقات کا احوال

28 ذوالحج 1432ھ

محمد افضل سعید کی ڈائری سے ایک ورق...... بتاریخ 24-11-2011 بروز جمعرات

آج عشاء کی نماز قبلہ حضرت صاحب دامت برکاتہم کے ساتھ محمد پورہ میں 7:30 پر ادا کی۔ نماز کے لئے حضرت صاحب کے لئے مخصوص جگہ پر سنتیں ادا کرنے کے بعد بیٹھا تھا تو قبلہ حضرت صاحب وہیل چیئر پر مسجد میں تشریف لائے۔ مجھے دیکھ کر فرمایا کہ تمہارے دوناغے ہوگئے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں حاضر ہوتا رہا ہوں اور آپ کے حکم کے مطابق محمد شکیل سے چائے پی کر جاتا رہا ہوں۔ سن کر مسکرائے اور فرمایا: ''اچھا اگر تم کہتے ہو تو مان لیتے ہیں'' اور یہ فرمانے کا انداز انتہائی مشفقانہ تھا۔

نماز پڑھی۔ نماز کے بعد برآمدے میں حاضر ہوا۔ آپ گھر جارہے تھے۔ محمد شکیل سے فرمایا: کہ اسے چائے پلاؤ۔ دوران چائے مسجد سے یہ پیغام آیا کہ گوجرانوالہ سے حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب رحمۃ اللہ علیہ ملاقات کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ قبلہ حضرت صاحب کو گھر میں پیغام دیا گیا۔ آپ فوراً باہر تشریف لائے آپ کے ہاتھ میں دلائل الخیرات شریف تھی۔ غالباً آپ پڑھ رہے تھے۔

وہیل چیئر پر بیٹھ کر آپ مسجد سے گزرتے ہوئے مدرسہ کے صحن میں تشریف لائے اور مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا استقبال کیا۔ مولانا صاحب گاڑی کی اگلی سیٹ پر بیٹھے تھے، اتر نہیں سکتے تھے۔ لہٰذا آپ وہیل چیئر سے اُٹھے اور مولانا صاحب سے مصافحہ کیا۔ آپ نے مولانا صاحب کا ہاتھ چوما اور انہوں نے آپ کے ہاتھ چومے۔ میں یہ نہیں دیکھ سکا کہ آپ نے بھی مولانا کے ہاتھ چومے یا نہیں۔ بقول محمد شکیل: کہ جب حضرت صاحب نے مولانا ابوداؤد صادق کی پیشانی چومی تو فرمایا: مولانا جہاں گھڑا پڑا ہو پانی گرتا رہتا ہے۔ اس لئے کوئی کمی کوتاہی ہوگئی تو معاف کر دینا۔ (دوران تعلیم)

پھر قبلہ حضرت صاحب نے انہیں چائے کی دعوت دی۔ جو انہوں نے قبول کر لی۔ اب مولانا صاحب کو سیٹ سے اُٹھا کر وہیل چیئر پر بٹھایا گیا اور یہ دونوں مبارک ہستیاں اور زمانہ طالب علمی کے پرانے ساتھی وہیل چیئرز پر بیٹھے مسجد کے صحن سے گزر کر قبلہ حضرت صاحب کے حجرہ مبارکہ میں داخل ہوئے۔ میں جب یہ منظر دیکھ رہا تھا تو تصور میں ان دونوں مبارک ہستیوں کا زمانہ طالب علمی ذہن میں اُبھرنے لگا کہ جوانی اور تندرستی کے عالم میں دونوں ایک ساتھ پڑھتے چلتے پھرتے ہوں گے۔

حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے بارگاہ میں آتے جاتے ہوں گے۔ وہ بھی ایک منظر ہوگا اور یہ بھی ایک منظر ہے۔ گو اس بات کی دلیل ہے کہ ہر ایک نے جوانی کے بعد بڑھاپے، نقاہت وکمزوری کے مراحل سے گزر کر زندگی کے شب و روز گزارنے ہیں۔ کمرے میں داخل ہو کر دونوں ''صاحبین''

صاحبین کا لقب بقول قبلہ حضرت صاحب حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا عطا فرمودہ ہے۔ اپنی اپنی وہیل چیئر پر آمنے سامنے جلوہ گر ہو گئے۔ عجیب خوش نما، خوش کن، دلربا، پر بہار اور پر کیف روحانی منظر تھا۔ دونوں کے چہروں پر انتہا کا سکون، اطمینان اور خوشی ومسرت تھی۔

مولانا ابوداؤد صادق صاحب کی عمر مبارک 84 سال اور قبلہ حضرت صاحب کی عمر 87 سال عیسوی سن کے حساب سے تھی، تو دونوں ''صاحبین'' عمر کے اس حصے میں ہیں کہ جہاں نقاہت وکمزوری جسمانی طور پر انسان کو کمزور کر دیتی ہے لیکن چہروں پر اطمینان کی دولت روحانی معراج کو ظاہر کر رہی تھی اور ایسا کیوں نہ ہو، کہ ساری زندگی مخلوق خدا کو اللہ رب العزت اور نبی آخر الزمان حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلاتے بسر ہو گئی ہے، اور اب بھی اس بڑھاپے میں یہی خواہش موجود ہے کہ یہ میرے آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت دوزخ سے بچ جائے 1982ء سے میں نے یہی کچھ دیکھا ہے اور خواہش ہے کہ اس طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت قبلہ حضرت صاحب کے وجود مسعود کی برکت سے جہنم سے آزادی پاتی رہے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

گفتگو شروع ہوئی۔ گویا انوار کی بارش اس حجرہ مبارکہ پر ہونے لگی۔ ایسا کیوں نہ ہوتا جب کہ فرمان عالی شان ہے:

تنزل الرحمة عند ذکر الصالحین۔ تو یہاں ذکر صالحین کا اور صالحین کی زبان سے۔ تو ماحول بقعہ نور بننا ہی تھا۔

اس پُر نور ماحول کے اثرات جہاں دوسرے احباب محسوس کر رہے تھے وہاں میرے دل کی کیفیات بھی بدل رہی تھیں۔ دل خود بخود اللہ اللہ کرنے لگا اور ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہونے لگا۔ ایسا کیوں نہ ہوتا، کہ اولیاء اللہ کی موجودگی کا یہی انعام ملتا ہے۔ کیونکہ دو طرح کے فیض اولیاء کاملین کے وجود مسعود سے ظاہر ہوتے ہیں۔ ایک توجہ سے کسی کو عطا کریں اور دوسرا خود بخود پاس بیٹھنے والے مستفید ہوتے ہیں۔ جیسے علمائے کرام عطر کی دکان کی مثال دیتے ہیں اس صورت حال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں زیر لب اپنے لئے، اپنے بیوی بچوں کیلئے عزیز واقارب اور دوست احباب کیلئے ایمان کی سلامتی، صحت وتندرستی، علم وعمل، دنیا وآخرت کے خزانوں کے لئے کاروبار کیلئے اور ایم۔ ٹیکس اور محمود صاحب (داؤد ایکسپورٹ) کیلئے دعائیں مانگتا رہا اور مجھے یقین کامل ہے کہ میری یہ دعائیں اللہ رب العزت ضرور قبول فرمائے گا اور یہ بھی یقین ہے کہ اپنی زندگی میں ان دعاؤں کا ثمر دیکھوں گا۔ انشاء اللہ۔ دونوں ''صاحبین'' آمنے سامنے اپنی اپنی وہیل چیئر پر تشریف فرما تھے۔ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب بولنے میں دقت محسوس کرتے تھے اور ان کی سماعت ٹھیک تھی۔

ادھر قبلہ حضرت صاحب گفتگو آسانی سے فرما لیتے تھے لیکن سماعت کمزور تھی۔ لہٰذا قبلہ حضرت صاحب ہی گفتگو فرما رہے تھے اور مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب بڑی توجہ اور انہماک سے آپ کی باتیں سن رہے تھے اور احباب بھی ہمہ تن گوش تھے۔

قبلہ حضرت صاحب مدظلہ نے سب سے پہلے کوٹلی والے حضرت قبلہ خواجہ محمد صادق صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر پاک شروع فرمایا۔ کیا گفتگو کا انداز اور کیا سماعت کا انہماک تھا۔ تذکرہ ہو کوٹلی والے قبلہ حضرت صاحب، مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ کا اور بیان کرنے والے قبلہ حضرت صاحب دامت برکاتہم ہوں تو سماں بندھ جاتا ہے۔ آج بھی یہی ہو رہا تھا۔

قبلہ حضرت صاحب دامت برکاتہم نے کوٹلی والے قبلہ حضرت

صاحب کا ذکر ان الفاظ ”میرے آقائے نعمت“ سے شروع کیا تو کیا الفاظ کی روانی اور آواز کا تسلسل تھا۔ گفتگو میں کہیں بڑھاپا نظر نہیں آتا تھا۔ اس جوش، عقیدت، محبت اور الفت سے آپ اپنے پیرومرشد کا ذکر فرما رہے تھے۔ ذکر کوٹلی والے قبلہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ہو رہا تھا لیکن ایمان ہمارے مضبوط ہو رہے تھے اور ٹھاٹھیں مار رہے تھے۔ کیونکہ اللہ والوں کے ذکر کے ایسے ہی اثرات ہوتے ہیں۔

فرمانے لگے: ایک مرتبہ حاضر ہوا، یعنی کوٹلی گلہار میں تو دل میں خیال آیا کہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ آنے والے مہمان کی خواہش کے مطابق کھانا کھلاتے تھے۔ آج اگر حضرت صاحب مجھے اُبلے ہوئے چاول چینی اور دودھ کے ساتھ کھلائیں تو کیا بات ہے۔ تھوڑی دیر گزری خادم کمرے میں آیا اور سرکاری فرمان سنایا، کہ قبلہ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ مفتی صاحب اُبلے ہوئے چاول دودھ اور چینی کے ساتھ کھائیں گے۔ فرمان سنتے ہی بڑی شرم محسوس ہوئی کہ ایسی خواہش کا اظہار کیوں کیا، کہ حضرت میرے دل کی کیفیت کو جان گئے۔

پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ حاضر ہوا تو ارشاد فرمایا: مفتی صاحب دل سے ذکر کیا کریں۔ میں بیٹھا ذکر کر رہا تھا۔ آپ حجرے سے باہر تشریف لائے اور فرمایا مفتی صاحب اس طرح بلکہ یوں باہر کی طرف ذکر کرنا ہے۔

اسی طرح اور بھی باتیں کرنے کے بعد آپ نے حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر پاک شروع کیا۔ تو پھر کیا تھا کہ صاحبین کے چہرے اور بھی تابناک اور خوشی و مسرت سے جگمگانے لگے۔ دونوں چہروں سے خوشی و مسرت کے سُوتے پھوٹنے لگے۔ آنکھوں سے حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی محبت وعقیدت کا نور چھن چھن کر ظاہر ہونے لگا۔ ذکر ہو محدث اعظم کا بیان کرنے والے قبلہ مفتی صاحب دامت برکاتہم ہوں اور سامعین میں مولانا ابوداؤد صاحب ہوں تو سماں بندھے گا۔ یہی ہوا، زمانہ طالب علمی کے واقعات اور محدث اعظم پاکستان کی باتیں گویا نور کی بارش تھی۔

مولانا ابوداؤد صادق صاحب کمزوری ونقاہت کی وجہ سے بار بار جھکتے تھے اور ان کے خادم انہیں وہیل چیئر پر سیدھا کرتے تھے۔ لیکن حضرت محدث اعظم پاکستان کے ذکر میں ایسے محو تھے کہ تکلیف کا احساس جاتا رہا۔ اس دوران چائے آگئی۔ بغیر چینی کے چائے پیش کی گئی جو کہ چند گھونٹ ہی آپ پی سکے۔ قبلہ حضرت صاحب نے بھی چند گھونٹ نوش فرمائے۔ اس دوران مولانا ابوداؤد صاحب نے زبان سے کوئی لفظ ادا نہیں کیا۔ کیونکہ بولنے میں دقت محسوس کرتے تھے۔

قبلہ حضرت صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا کہ ایک مرتبہ سفر میں ساتھ تھا، کھانے کا وقت ہوا۔ زمین پر بیٹھ کر کھانے کے لئے کوئی جگہ نہ تھی۔ لہٰذا بنچ پر دونوں پاؤں اوپر کر کے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ ہم اس کو تخت پوش سمجھ لیتے ہیں اور آپ کو اس لئے بتا رہا ہوں کہ کہیں آپ یہ نہ سمجھ لیں کہ سردار احمد نے خلاف سنت کرسی پر بیٹھ کر کھانا کھایا تھا۔ سبحان اللہ سنت کی پاسداری اسی کو کہتے ہیں۔

نوٹ: اسی طرح میں نے مختلف موقعوں پر پیش آنے والے واقعات کو اپنی تاریخوں میں ڈائری کی شکل میں نوٹ کر لیا ہے ۔ تاکہ مجھے دنیا وآخرت کی سعادت حاصل ہو اور متوسلین آپ کے روز وشب کے معمولات جان سکیں۔

☆☆☆☆☆